مجلس تحفظِ ختمِ نبوت پاکستان کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوّت

کراچی

قادیانیوں کی

تحریک اسلام کے خلاف

بغاوت ہی نہیں ، بلکہ

ان کا وجود **یہودیّت**

کا چربہ ہے

★

علامہ اقبال رح

جلد ۲

۴ تا ۱۰ مئی ۱۹۸۴ء مطابق ۲ تا ۸ شعبان ۱۴۰۴ھ

شمارہ ۴۶

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے کا ذکر

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب سہارنپوری مہاجر مدنی رح

۸ حدثنا قتیبۃ بن سعید انبانا ابو الاحوص عن ابی اسحٰق عن علی بن ربیعۃ قال شھدت علیًا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُتِیَ بدابۃ لیرکبھا فلما وضع رجلہ فی الرکاب قال بسم اللہ فلما استویٰ علی ظھرھا قال الحمد للہ ثم قال سبحٰن الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین وانا الیٰ ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلثا واللہ اکبر ثلثا سبحٰنک انی ظلمت نفسی فاغفرلی فانہ لایغفرالذنوب الا انت ثم ضحک فقلت لہ من ای شیءٍ ضحکت یا امیرالمؤمنین قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع کما صنعت ثم ضحک فقلت من ای شیءٍ ضحکت یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان ربک لیعجب من عبدہ اذا قال رب اغفرلی ذنوبی یعلم انہ لا یغفر الذنوب احد غیری۔

۸- ابن ربیعہؓ کہتے ہیں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کے پاس (اُن کے زمانۂ خلافت میں) ایک مرتبہ (گھوڑا وغیرہ) کوئی سواری لائی گئی۔ آپ نے رکاب میں پاؤں رکھتے ہوئے بسم اللہ کہا اور جب سوار ہو چکے تو الحمد للہ کہا پھر یہ دعا پڑھی سبحٰن الذی سخرلنا ھذا وماکنا لہ مقرنین وانا الیٰ ربنا لمنقلبون۔ پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے لیے مسخر فرما دیا ورنہ ہم کو اس کے مطیع بنانے کی طاقت نہ تھی اور واقعی ہم سب لوگ اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (علماء فرماتے ہیں کہ سواری چونکہ اسباب ہلاکت سے ہے اس لیے سواری کے تسخیر پر حق تعالیٰ جل شانہٗ کے شکریہ کے ساتھ اپنے موت کے ذکر کو بھی متصل فرما دیا کہ ہم آخرکار مرنے کے بعد اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے الحمد للہ تین مرتبہ کہا پھر اللہ اکبر تین مرتبہ کہا پھر سبحٰنک انی ظلمت نفسی فاغفرلی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت تیری ذات ہر عیب سے پاک ہے اور میں نے تیری نعمتوں کا شکر ادا نہ کرنے میں اور اوامر کی اطاعت نہ کرنے میں اپنے ہی نفس پر ظلم کیا ہے پس یا اللہ آپ میری مغفرت فرمائیں کیونکہ مغفرت تو آپ کے سوا اور کوئی کر ہی نہیں سکتا اس دعا کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہنسے۔ ابن ربیعہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے ہنسنے کی وجہ پوچھی تو حضرت علی رضؓ نے فرمایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی تبسم فرمایا تھا میں نے بھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے تبسم کی وجہ پوچھی تھی، جیسا کہ تم نے مجھ سے پوچھی ہے تو حضور اطہر واقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ حق تعالیٰ جل شانہٗ بندے کے اس کہنے پر کہ میرے گناہ تیرے سوا کوئی معاف نہیں کر سکتا خوش ہو کر فرماتے ہیں کہ میرا بندہ جانتا ہے کہ میرے سوا کوئی شخص گناہ معاف نہیں کر سکتا۔

(اللھم رب اغفرلی ولوالدی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اللھم لا احصی ثناءً علیک لک الکبریاء والعظمۃ۔

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ترجمان

جلد نمبر ۲

ختم نبوت کراچی

شمارہ نمبر ۴۶

فہرست

نمبر	عنوان	صفحہ
۱	خصائل نبوی ﷺ حضرت شیخ الحدیث رح	۲
۲	ابتدائیہ منظور احمد الحسینی	۵
۳	مرزا کادیانی اور معراج جسمانی کا انکار مولانا منظور احمد الحسینی	۷
۴	مرزا طاہر اور مسئلہ جہاد مولانا محمد اقبال رنگونی	۹
۵	کراچی کی ڈائری منظور احمد الحسینی	۱۲
۶	پردہ اٹھتا ہے " " "	۱۶
۷	کاروان ختم نبوت " "	۱۸
۸	لاہور ہائی کورٹ کا فیصلہ	۲۲

زیر سرپرستی

حضرت مولانا خان محمد صاحب
دامت برکاتہم سجادہ نشین
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

فی پرچہ
ڈیڑھ روپیہ

فون نمبر
۷۱۱۶۷۱

بدل اشتراک
سالانہ ـــ ۶۰ روپے
ششماہی ـــ ۳۵ روپے
سہ ماہی ـــ ۲۰ روپے

مدیر مسئول
عبدالرحمٰن یعقوب باوا

مجلس ادارت
مفتی احمد الرحمٰن
مولانا محمد یوسف لدھیانوی
ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر
مولانا بدیع الزمان
مولانا منظور احمد الحسینی

شعبہ کتابت
محمد عبدالستار واحدی
حافظ گلزار احمد

ناشر
عبدالرحمٰن یعقوب باوا
طابع: کلیم الحسن نقوی انجمن پریس کراچی
مقام اشاعت: ۲۰/A ساشرہ مینشن
ایم ۔ اے جناح روڈ ۔ کراچی ۔

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

سعودی عرب	۲۱۰ روپے
کویت، اومان، شارجہ، دوبئی، اردن اور شام	۲۲۵ روپے
یورپ	۲۹۵ روپے
آسٹریلیا، امریکہ، کنیڈا	۲۷۰ روپے
افریقہ	۲۱۰ روپے
افغانستان، ہندوستان	۱۶۵ روپے

رابطہ دفتر
مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

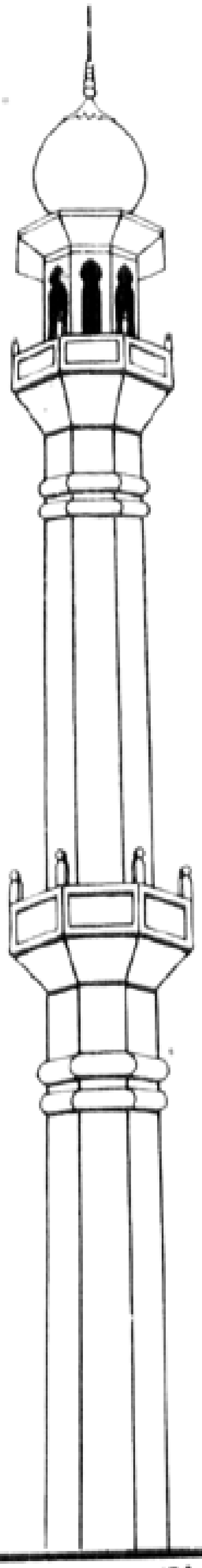

رُوحِ فکر

انسان وقت کے دھارے پر بہتا جاتا ہے
اور حالات کے ہاتھوں بے بس ہے
لیکن کوئی دھن کا پکا اپنی سمت خود مقرر کرتا ہے،
ہمت نہیں ہارتا اور ہاتھ پیر مارے جاتا ہے
اور پھر منزل اس کے قدم چوم لیتی ہے

باشعور انسان اپنی زندگی خود بناتے ہیں اور جب
ایک ہی وقت میں ایک ہی لگن کے ساتھ ایسے انسانوں کی
بڑی تعداد ایک ہی منزل کی طرف بڑھتی ہے

تو قوم کی تاریخ بدل جاتی ہے۔ ۲۷ رمضان المبارک کو
پاکستان کا قیام اس حقیقت کا شاہد ہے
تاریخ قوموں کے عروج و زوال کی داستان ہے
ہر عروج کا پس منظر ایک ہی ہے

عمل اور مسلسل عمل، جدوجہد اور پیہم جدوجہد
اور ہر زوال عزم اور عمل کے فقدان کا نوحہ ہے

اپنے عزم و عمل سے تاریخ کا رُخ بدل دیجیے

رُوحِ تاریخ کو سمجھیے

ہمدرد
ہم خدمت خلق کرتے ہیں

Adarts HRA-1/84

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وکفٰی والصلوٰۃ والسلام

علیٰ من لا نبی بعدہ

"اک حرف ناصحانہ"

قادیانی مسئلہ ایک بار پھر اُمت مسلمہ کی پریشانی کا باعث بنتا جا رہا ہے۔ جب سے مرزا طاہر قادیانی اقتدار کے سنگھاسن پر بیٹھے ہیں قادیانیوں نے اشتعال انگیز تقریریں کرنے گمراہ کن بیانات دینے اور گندہ غلیظ لٹریچر شائع کرکے تقسیم کرنے کی مہم شروع کر رکھی ہے۔ لیکن تھوڑے دن پہلے انہوں نے اپنے اخبارات و رسائل میں پورے پاکستان کو قادیان بنانے اور قادیانی حکومت قائم کرنے کے اعلانات چھاپے اور سادہ لوح مسلمانوں میں اشتعال انگیز پمفلٹ چھوڑنے کی مہم پہلے سے کہیں زیادہ تیز کر دی۔

۱۹ اپریل کو کراچی نشتر پارک میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر قادیانیوں نے ایک کتابچہ "اک حرف ناصحانہ" (جو سراسر حرف منافقانہ کافرانہ اور گستاخانہ ہے۔) جو نظارت اشاعت ربوہ کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے، تقسیم کیا۔ اس میں انہوں نے دل کھول کر مسلمانوں کے خلاف بھڑاس نکالی ہے۔ دلائل وہی پرانے گھسے پٹے ہیں۔ البتہ انداز نیا ہے شراب کہن کو نئے جام میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

اس پمفلٹ میں انہوں نے الزام لگایا ہے کہ علماء (احرار) کا مخصوص طبقہ ان کی مخالفت میں پیش پیش ہے۔ یہ بالکل غلط اور کج فہمی ہے۔ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ سب سے پہلے علامہ اقبال نے کیا تھا پھر سر ظفر علی جج لاہور نے یہ آواز اٹھائی تھی۔ شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی، پروفیسر الیاس برنی، مولانا ابوالحسن ندوی نے ان کا محاسبہ کیا تھا۔ کیا یہ سب احراری تھے۔ اپنے مسئلہ کو احرار کے سیاسی ماضی کی آڑ میں (جو دو ذہنوں کے سیاسی رجحان کا مسئلہ تھا اور پاکستان بن جانے کے بعد ختم ہو گیا) دے کر قادیانی ملت اسلامیہ کے احتساب سے نہیں بچ سکتے قادیانیوں کے خلاف جب بھی کوئی تحریک اٹھی ہے انہی کے کرتوتوں کی وجہ سے اٹھتی ہے۔ ۱۹۵۳ء میں مسلمانوں پر زیادتی ہوئی ۱۹۷۴ء میں طلبہ کو ربوہ اسٹیشن پر مرزا طاہر کی سربراہی میں بری طرح سے زدوکوب کیا گیا۔ ۱۹۸۴ء کی تحریک کی اصل وجہ دن دہاڑے مولانا اسلم قریشی کا اغواء اور متعدد مقامات پر ان کی ننگی جارحیت ہے اپنی ناپاک تحریروں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، شعائر اسلام اور آئین کی بار بار توہین کی گئی ہے۔

موجودہ تحریک اور پہلی دو تحریکوں میں علماء کے علاوہ باقی شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے امت مسلمہ کے تمام افراد نے بلا کسی تقلید اور جبرواکراہ کے حصہ لیا تھا۔ اور لے رہی ہے۔ کیونکہ قادیانی ایک سیاسی گروہ ہے۔ کوئی مذہبی ٹولہ نہیں اور نہ ہی ملا کا مسئلہ ہے۔ قادیانیت کی بنیاد اسلام سے کھلی بغاوت اور ملکی استحکام سبوتاژ کرنا ہے۔ اور پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے ملکی بقاء اسی میں مضمر ہے کہ بیرونی خطرات سے پہلے اندرونی نظریاتی سرحدوں پر حملہ آوروں کی بیخ کنی کی جائے

قادیانیوں کا یہ واویلا کرنا کہ ہم کو وطن دشمن قرار دیا جا رہا ہے۔ کیا دن کو دن اور رات کو رات نہ کہا جائے۔ کون نہیں جانتا کہ قادیانی جماعت نے استحکام وطن کا ساتھ نہیں دیا۔ خلافت عثمانیہ کی تاراجی پر چراغاں کیا اور انگریز حکومت کی اطاعت وجاسوسی کو اپنا جزو ایمان سمجھا۔ یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے۔ کہ ان سے بدتر ملک کا مخالف اور غدار کوئی نہیں ہے قیام پاکستان کے وقت اکھنڈ بھارت کا نعرہ انہوں نے لگایا تھا۔ مرزا محمود کے دو خطبے اس پر شاہد ہیں۔ اور آج تک قادیان کے حصول کی کوشش میں یہ لوگ پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے خواہاں ہیں۔ یہ بات ساری دنیا جانتی ہے کہ افغانستان کا مسئلہ ان کی وجہ سے کھڑا ہوا، کشمیر کا مسئلہ حل نہ ہونے کی بنیاد یہی ہیں۔ مشرقی پاکستان کے ٹوٹنے اور ۱۹۶۵ء کی شکست میں ان کا ہاتھ ہے۔ اس کتابچے میں "علماء پر الزام لگایا ہے کہ وہ فحش زبان استعمال کرتے ہیں"۔ "نجم الہدیٰ" میں مرزا قادیانی نے اپنی ستھری زبان میں مسلمان مردوں کو "جنگلوں کا سور" اور مسلمان عورتوں کو "جنگل کی کتیاں" قرار دیا ہے۔ جبکہ "آئینہ کمالات اسلام" میں عالم اسلام کو "کنجریوں کی اولاد" کہا مرزا نے اپنے مخاطبین کو جس زبان میں خطاب کیا ہے اس کا بیشتر حصہ حرف گالی ہے۔

؎ اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

جبکہ قادیانیوں نے سمجھا ہے کہ باقی عقیدہ یا مذہب یہ انسان کا پرائیویٹ معاملہ نہیں ہے کہ جو چاہیں خود کو کہلوائیں۔ اسلام کے کچھ اصول ہیں۔ جو مانے گا مسلمان کہلائے گا۔ جو نہیں مانے گا وہ کافر کہلائے گا۔ مسلمان وہ شخص کہلاتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے پورے دین کو دل وجان سے تسلیم کرتا ہوں۔ اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس پورے دین کو ماننے کا مختصر عنوان ہے۔ کیونکہ جو شخص حضرت محمدؐ کو اللہ کا رسول مانتا ہے۔ وہ لازماً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ایک بات کو بھی مانے گا۔ اس کے برعکس جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی کسی قطعی یقینی اور متواتر چیز کو نہیں مانتا وہ گویا کہ آنحضرتؐ کی تکذیب کرتا ہے۔ اس کا کلمہ پڑھنا محض فریب اور منافقت ہے۔ چنانچہ منافق بھی یہی کلمہ پڑھتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا واللہ یشھد ان المنٰفقین لکٰذبون یعنی اللہ گواہی دیتا ہے۔ کہ منافق قطعاً جھوٹے ہیں۔ منافق لوگ ایمان کا دعویٰ بھی کرتے تھے۔ لیکن اللہ نے ان کے اس دعویٰ کو بھی غلط قرار دیا اور فرمایا وما ھم بمؤمنین یخٰدعون اللہ والذین آمنوا یعنی یہ لوگ ہرگز مومن نہیں محض خدا کو اور اہل ایمان کو دھوکہ دینے کے لیئے ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں۔

قادیانیوں کو ہر طرف بے انصافی ہی بے انصافی نظر آتی ہے۔ قیامت کے دن جب ان کو گرفتار کیا جائے گا۔ تو اس وقت بھی مشرکین کی طرح یہ ایسی رٹ لگائیں گے۔ واللہ ربنا وما کنا مشرکین (مشرک کہیں گے ہمیں تو اپنے پروردگار کی قسم ہے ہم تو مشرک نہیں تھے۔) کہ ہمارے ساتھ بے انصافی ہوئی ہے۔ ہمیں جہنم میں کیوں دھکیلا جا رہا ہے۔

جب قادیانیوں کے نزدیک تمام مسلمان مرزا قادیانی کے انکار کی وجہ سے کافر ہیں۔ اگر مسلمان مرجائے تو اس کا جنازہ تک نہیں پڑھتے۔ زندگی کے ہر میدان میں علیحدگی علیحدگی ہے۔ اپنی انفرادیت کو نمایاں کرنے کے لیئے یہ لوگ اپنا کیلنڈر تک علیحدہ کر چکے ہیں۔ تو اب اتنی مغایرت کے باوجود قادیانی کس طرح اصل کی بنیاد پر مسلمانوں میں شامل رہنا چاہتے ہیں۔ اور ان کی اصطلاحات کو استعمال کرنے پر بضد ہیں۔ یہ صرف سیاسی ہتھکنڈہ ہے۔ سیاستاً مسلمانوں میں شامل رہ کر اپنے

منظور احمد الحسینی

مرزا قادیانی
اور
معراج جسمانی کا انکار۔

معراج آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامات اور خصوصیات میں سے اعلیٰ ترین مقام اور اعلیٰ ترین خصوصیت ہے۔

تاریخ اسلام میں وہ رات ایک عجیب شان رکھتی ہے جس کو شب معراج کہتے ہیں جب سلسلہ نبوت گذر گیا اور آزمائش کی سب منزلیں طے ہو گئیں۔ شعب ابی طالب اور سفر طائف سے ابتلاء انتہا کو پہنچ گیا تو خداوند تعالےٰ نے اس رات میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسراء اور معراج کی عزت و مرتبۂ قرب سے سرفراز فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک اور سدرۃ المنتہیٰ سے عرش عظیم تک اور اس سے بھی اوپر رفعت حاصل ہوئی۔ اللہ رب العزت نے آپ کو اپنی بارگاہ کے قرب سے نوازا۔ اور کلام قدیم ازلی کے ساتھ اللہ تعالےٰ آپ سے ہمکلام ہوئے۔ چنانچہ ارشاد خداوندی ہے ثم دنیٰ فتدلی. فکان قاب قوسین او ادنیٰ. پھر قریب ہوا۔ پس نہایت قریب ہوا پس درمیان کا فاصلہ دو کمانوں کے برابر بلکہ اس سے بھی قریب تھا

یہ مقام ایسا عظیم الشان ہے۔ جس کا ذکر نہ صرف زبان و قلم سے محال ہے بلکہ عقل و دماغ بھی اس کے تصور سے عاجز ہے منصوص عقیدہ ہے کہ صاحب اسراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اسی طرح سے تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ کہ معراج بحالت بیداری جسم اطہر کے ساتھ ہوئی تھی۔ اور یہ منصب اور مقام صرف آپ ہی کو حاصل ہے۔ صحابہ کرام سے لے کر آج تک مسلمانوں کا اسی پر اجماع چلا آتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں ہے۔ کہ حضرت

ام ہانی رضہ شب معراج میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عدم موجودگی کی وجہ سے سخت پریشان ہوئیں۔ اور نیند جاتی رہی۔ (ابن کثیر صفحہ ۲۹ ج ۳)

قاضی عیاض رح نے لکھا ہے۔

"کہ حضرت ابوبکر رضہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میں نے آپ کو کل رات (یعنی معراج کی رات) آپ کے مکان پر تلاش کیا۔ آپ کو موجود نہ پایا۔ حضورؐ نے جواب دیا کہ مجھ کو جبرئیل مسجد اقصیٰ کیطرف اٹھا کر لے گئے تھے"

اسی طرح سے کفار مکہ کا تعجب کی وجہ سے پوچھنا کہ چھ مہینے کی مسافت ایک رات میں کیسے طے کرلی اور پھر صبح لوٹ بھی آئے۔ اور پھر قریش کا بیت المقدس کی علامات پوچھنا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا تمام علامتوں کو بتانا۔ قریش کے دو قافلوں کا صحیح صحیح نشان اور پتہ بتانا نیز اس کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص الخاص معجزات میں شمار کیا جانا یہ اس کا واضح ثبوت ہے۔ کہ آپ کو معراج جسمانی ہوا تھا۔ اگر محض خواب یا کشف ہوتا تو یہ واقعات ہرگز پیش نہ آتے۔

باقی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس معراج جسمانی کے علاوہ ۳۳ روحانی معراج بھی ہوئی ہیں جیسا کہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ کے باب ۳۶۷ میں لکھا ہے۔ علاوہ ازیں مرزا صاحب نے خود بھی اعتراف کیا ہے۔ کہ تقریباً تمام صحابہؓ کا اس پر (معراج جسمانی پر۔ ناقل) اجماع تھا۔ وہ لکھتے ہیں:

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفع جسمانی کے بارے میں یعنی اس بارے میں کہ وہ جسم سمیت

شب معراج میں آسمان کیطرف اٹھائے گئے تھے تقریباً تمام صحابہ کا یہی اعتقاد تھا۔ جیسا کہ مسیح کے اٹھائے جانے کی نسبت اس زمانہ کے لوگ اعتقاد رکھتے ہیں۔ یعنی جسم کے ساتھ اٹھائے جانا اور پھر جسم کے ساتھ آنا" (ازالۂ اوہام ص۲۸۹)

مگر جس طرح مرزا جی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر کمالات و خصوصیات (مثلاً بشیر و نذیر ہونا صاحب مقام محمود ہونا۔ رحمۃ للعالمین، صاحب کوثر ہونا۔ صاحب لولاک لما وغیرہ) پر ڈاکہ ڈالا اسی طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت مبارکہ (اسراء و معراج) پہ شب خون مارا۔ کہ آنجناب ؐ کو اس جسم اطہر کے ساتھ معراج نہیں ہوا۔ بلکہ وہ ایک قسم کا کشف تھا چنانچہ ان کے ملفوظات میں ہے۔

"جن لوگوں کا عقیدہ ہے کہ معراج میں آنحضرت ؐ اسی جسد عنصری کے ساتھ آسمان پہ چلے گئے تھے۔ سو یہ بھی غلط ہے بلکہ اصل بات اور صحیح عقیدہ یہ ہے۔ کہ معراج کشفی رنگ میں ایک نورانی وجود کے ساتھ ہوا تھا"۔ (ملفوظات مرزا ج۸ ص۲۶۲)

"حقیقت میں معراج ایک کشف تھا۔ جو بڑا عظیم الشان اور صاف کشف تھا"۔ (ملفوظات مرزا ج۴ ص۱۱۸)

"معراج جس وجود سے ہوا تھا وہ یہ گھنے سونے والا وجود نہ تھا۔ بلکہ وہ ایک لطیف اور نہایت نورانی وجود تھا۔ کس کس غلطی کی اصلاح کی جائے۔ ..... آنحضرت ؐ کو معراج اس وجود سے نہیں ہوا تھا۔ بلکہ وہ ایک نورانی وجود تھا"۔ (ملفوظات مرزا ج۹ ص۲۵۹، ۲۶۰)

"دوسرا معاملہ معراج کا ہے۔ بے شک ہم مانتے ہیں کہ جسم کے ساتھ آپ گئے تھے۔ بیداری بھی تھی اور جسم بھی تھا مگر وہ ایک اعلیٰ درجہ کی کشفی حالت تھی"۔ (ملفوظات مرزا ج۱۰ ص۳۵۲)

معراج جسمانی کا تو انکار کیا ہی تھا۔ معراج کشفی بھی مرزا جی کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت نہیں۔ بلکہ مرزا صاحب کو اس کا بارہا تجربہ ہو چکا ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں: "معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ (اور یہ کہ) مرزا صاحب خود بھی اس قسم کے کشفوں میں صاحب تجربہ ہیں (حاشیہ ازالۂ اوہام ص۴۷، ۴۸)

قرآنی عقیدہ کے مطابق صاحب اسراء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اسی طرح سے قاب قوسین کا مقام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مختص ہے مگر مرزا جی کے نزدیک یہ دونوں منصب انہیں حاصل ہیں وہ لکھتے ہیں:-

"یحمدک اللہ ویمشی الیک سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چل رہا ہے۔ وہ پاک ذات ہے وہی خدا ہے جس نے ایک رات میں تجھے سیر کرا دیا۔ (تذکرہ مجموعہ الہامات مرزا ص۱۲۵ مثلاً ص۴۹، ۲۷۵)

"وما ینطق عن الھویٰ۔ ان ھو الا وحی یوحیٰ دنیٰ فتدلّیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ (تذکرہ ص۳۹۴ طبع دوم)

حوالہ جات بالا سے معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے معراج جسمانی کا نہ صرف انکار کیا بلکہ صاحب قاب قوسین اور اسیطرح سے دیگر القاب اپنے لئے استعمال کئے ہیں۔ یہ شرمناک گستاخی اور ناقابل جسارت ہے۔ ریاست مملکت، صدر سب کا احترام درست لیکن اسلام محمد اور قرآن کل کائنات سے بڑے ہیں حضور ؐ کی شان کے متعلق قرآنی آیات کو مرزا صاحب کا اپنے اوپر چسپاں کرنا اس کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی مرزائی مدت سے دیدہ دلیری، شوخ چشمی اکر باطنی اور ہٹ دھرمی سے ان مخصوص القابات کے استعمال پر تلے ہیں۔ ان کا محاسبہ اور تعاقب ضروری ہے۔

قادیانیت کا تعاقب ہر مسلمان کا فریضہ ہے

از۔ مولانا محمد اقبال رنگونی

مرزا طاہر اور مسئلہ جہاد

دھوکہ یا توبہ

مرزائیت اور مسئلہ جہاد، ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ ایک کا ثابت کرنا دوسرے کو اٹھا دینا ہے۔ مگر روزنامہ جنگ لندن کے مورخہ ۲۲ فروری ۸۴ء میں مرزائیوں کے چوتھے سربراہ کا یہ بیان ملتا ہے کہ:-

"ان کی جماعت مسجد اقصیٰ سمیت مسلمانوں کے تمام مقدس مقامات کی حفاظت کے لئے قربانی دینے کے لئے تیار ہے اور جب بھی شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے قربانی دینے کا وقت آئے گا تو دنیا دیکھے گی کہ جہاد کے میدان میں احمدی کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ بلکہ ہر میدان میں صف اول میں ہوں گے۔"

قبل اس کے کہ ہم مرزائی تحریرات کو پیش کریں یہ کہنا مناسب ہوگا کہ جب سے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق صاحب نے قادیانیوں کو کافروں سے بھی بدتر کہا ہے۔ تو ان کی زبان پہلے سے بھی کچھ زیادہ ہی تلخ اور لہجہ سخت ہو گیا ہے۔ مرزا طاہر دراصل کہنا یہ چاہتے ہیں کہ اگر کسی نے ہماری مقدس زمین ربوہ پر بُری نظر رکھی اور ہمارے خلاف آوازیں اٹھیں تو ہم اس راہ میں آنے والی تمام رکاوٹوں کو دور کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں خواہ حکومتی سطح پہ ہو یا غیر حکومتی سطح پر اور اس کی تائید کچھ اس سے بھی ہوتی ہے کہ جب سے چوتھے سربراہ قصر مزارہ میں آئے ہیں۔ ان کے ارادے میں جارحیت کی جھلک اکثر جھلکتی نظر آتی ہے۔ اس سلسلہ میں ان کے چند جارحانہ اقدامات بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

(۱) بخاری مسجد کے امام صاحب پر تشدد اور حملہ (۲) مولانا محمد اسلم قریشی کا اغواء (اور پھر قتل) (۳) مسلم مسجد کے مدرسہ پر لفظاً دھمکیاں اور گالیاں (۴) ربوہ میں مسلم اساتذہ کو عقیدۂ ختم نبوت بیان کرنے پر زبردستی روکنا۔ (۵) مسلم طلباء پر تشدد اور قاتلانہ حملہ (۶) آر، ایم ربوہ کی عدالت میں غنڈہ گردی (۷) مسلم راہنماؤں کو دھمکی آمیز خطوط وغیرہ وغیرہ۔

ساتھ ہی ساتھ یہ بھی سمجھ لیجئے کہ مرزا طاہر نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے اسلامی اصطلاحات کا استعمال بھی شروع کر رکھا ہے۔ مثلاً مندرجہ بالا بیان میں لفظ شعائر اللہ وغیرہ واضح طور پر موجود ہے) تاکہ مسلمان ان کے بارے میں یہ توقع رکھیں کہ مرزائی واقعتاً مسجد اقصیٰ یا مسلمانوں کے دیگر مقدس مقامات کی حفاظت کرنے کا عہد رکھتے ہیں حالانکہ بات بالکل واضح ہے کہ مرزا طاہر کے نزدیک شعائر اللہ سے مراد ان کی اپنی ربوہ کی مسجد اقصیٰ ہے

اور مقدس مقامات سے مراد ان کی اپنی مقدس زمین ربوہ ہے جسے اب قادیان کے بعد اپنا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ اور قادیان (اور ربوہ) کو تو مرزا غلام احمد اور مرزائی کعبۃ اللہ اور مدینہ منورہ سے بھی زیادہ اہمیت کا حامل سمجھتے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم میں بھی قادیان کا نام مرقوم ہے۔ مرزا غلام احمد لکھتا ہے۔ "میں نے اپنے دل میں کہا کہ واقعی طور پہ قادیان

کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔ اور میں نے
کہا کہ ان تین شہروں کا نام قرآن شریف میں
میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے: مکہ، مدینہ،
قادیان۔ (ازالہ اوہام)

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کا عقیدہ بھی ملاحظہ کیجئے:۔
خدا تعالٰے نے ان تینوں مقامات کو مقدس کیا اور ان
تینوں مقامات کو اپنی تجلیات کے اظہار کے لئے
چنا۔ (الفضل ۳ ستمبر ۳۵ء)

مرزا طاہر کے بیان کے مطابق قادیانیت کی راہ میں مانع ہونے والی ہر چیز کا سختی سے نوٹس لیا جائے گا۔ اور احمدی (کادیانی) اس معاملے میں کسی کی پرواہ نہ کریں گے۔ خود مرزا طاہر کے اس بیان سے حقیقت بالکل آشکار ہو جاتی ہے۔ کہ مرزائیوں نے مسلمانوں سے جہاد کرنے کا منصوبہ بنا رکھا ہے اور ایک عرصہ سے مسلمانوں کے خلاف زبان درازیاں، اشتعال انگیز بیانات داغنا وغیرہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

اور اگر مرزا طاہر واقعتاً عیسائیوں یا یہودیوں سے جہاد کرنا چاہتے ہیں، تو پھر مطلب یہ ہو گا کہ انہوں نے اپنے باپ دادا کے عقائد سے توبہ کر لی ہے۔ کیونکہ مرزا غلام احمد کی تعلیم کے مطابق جہاد قیامت تک کے لئے حرام قرار دیا جا چکا ہے
مرزا قادیانی لکھتا ہے:۔

"ہر ایک شخص جو میری بیعت کرتا ہے اور مجھ کو
مسیح موعود مانتا ہے، اسی روز سے یہ عقیدہ
رکھنا پڑتا ہے کہ اس زمانہ میں جہاد قطعاً حرام
ہے۔ کیونکہ مسیح آ چکا۔" (گورنمنٹ انگریزی اور جہاد ص۲۸)

مرزا طاہر ہی بتائیں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی مسیح تھا یا مرتد۔ اگر مسیح تھا تو جہاد کا اعلان کیوں؟ اور اگر جہاد کا اعلان صحیح ہے، تو مرزا غلام احمد کو اپنی تحریرات کے آئینے میں دیکھ لیجئے ؎

خود ہی اپنے طرز عمل کو دیکھ ذرا ؛ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:۔
"جب مسیح آئے گا تو دین کے لئے لڑنا حرام کیا جائے گا
سو آج سے دین کے لئے لڑنا حرام کیا گیا ہے"۔ (اشتہار چندہ منارۃ المسیح)

خدا اور رسولؐ کا نافرمان

اگر کوئی شخص دین کی حفاظت یا شعائر اللہ کی پاسبانی کے لئے جہاد کرے گا۔ تو اس کی نسبت مرزا صاحب کا یہ فتویٰ ہے کہ وہ خدا اور رسول کا نافرمان ہوگا۔ آپ لکھتے ہیں:۔

"اب اس کے بعد جو دین کے لئے تلوار اٹھاتا ہے
اور غازی نام رکھ کر کافروں کو قتل کرتا ہے۔ وہ خدا
اور رسولؐ کا نافرمان ہے"۔ (ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص۲۸)

نبی کا منکر

مرزا صاحب لکھتے ہیں:۔

اب آسماں سے نور خدا کا نزول ہے ؛ اب جنگ اور جہاد کا فتویٰ فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد ؛ منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
(درثمین)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:۔
"میرے ظہور کے بعد تلوار کا کوئی جہاد نہیں" (تبلیغ رسالت جلد ۱ ص۳)

اسلام کو بدنام کرنے والا مسئلہ (معاذ اللہ)

مرزا غلام احمد لکھتے ہیں کہ جو شخص جہاد کا اعلان کرتا ہے وہ اسلام کو بدنام کرتا ہے۔ اور مرزا صاحب کی نظر میں اس سے بدتر اور کوئی مسئلہ نہیں (استغفر اللہ) مرزا صاحب لکھتے ہیں

"یاد رکھو اسلام میں جو جہاد کا مسئلہ ہے میری
نگاہ میں اس سے بدتر اسلام کو بدنام کرنے والا
اور کوئی مسئلہ نہیں۔" (تبلیغ رسالت ج ۱۰ ص۱۲۳)

بائیس سال کی محنت

مرزا صاحب نے بائیس سال سے اپنے ذمہ یہ فرض لے رکھا تھا کہ جہاد کی مخالفت کسی نہ کسی شکل میں ہوتی رہے اور اب مرزا صاحب کے ہی پڑپوتے نے آپ کی یہ ساری محنت خاک،

خاک میں ملا دی ۔ افسوس صد افسوس) مرزا صاحب لکھتے ہیں :۔

"میں نے بائیس سال سے اپنے ذمہ یہ فرض لے رکھا ہے ۔ کہ ایسی کتابیں جن میں جہاد کی مخالفت ہو اسلامی ممالک میں ضرور بھیج دیا کرتا ہوں" (تبلیغ رسالت ج ۳ ص۱۹۶)

ہزار ہا روپیہ خرچ کیا

مرزا صاحب لکھتے ہیں :۔

میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اس امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لئے عربی، فارسی میں کتابیں تالیف کیں جن کی چھپوائی اور اشاعت پر ہزارہا روپیہ خرچ ہوا ۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا" (تبلیغ رسالت جلد ۶ صفحہ ۱۹۰) الٹا یہ ہوا کہ مرزا طاہر نے ہی سب سے پہلے جہاد کا اعلان کر کے اپنے دادے کے دین کو باطل ثابت کر دیا ۔

جہاد حرام ہے ۔ مرزا صاحب کا فتویٰ

جہاد کے خلاف مرزا صاحب کے وہ اشعار بھی پڑھیئے ۔ جو قادیان کی گلی کوچوں میں گائے جاتے تھے ۔

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال ۔ دین کے لئے حرام ہے اب جنگ وقتال

اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے ۔ دیں کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے (درثمین)

پچاس الماریاں

مرزا غلام احمد نے جہاد کے خلاف کتنا جہاد کیا اسے بھی دیکھیئے

"میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی حکومت کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں ۔ اگر اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں" (تریاق القلوب ص۱۵)

معلوم نہیں مرزا طاہر نے اعلان جہاد سے پہلے ان پچاس الماریوں کو کس تہہ خانے میں رکھ دیا ہوگا ۔

جہاد بیہودہ رسم

مرزا غلام احمد لکھتے ہیں :۔

"جو فرقہ احمدیہ کے نام سے مشہور ہے ۔ دن رات کوشش کر رہا ہے ۔ کہ مسلمانوں کے خیالات میں سے جہاد کی بیہودہ رسم اٹھا دے" (ریویو آف ریلیجنز ۱۹۰۲ء)

مئے یا جہاد ؟

مرزا طاہر کے لئے اب فیصلہ کا وقت آگیا ہے یا تو وہ مرزا صاحب کو مسیح تسلیم کرتے ہوئے جہاد کی مخالفت کا اعلان کریں یا پھر جہاد کا اعلان کر کے مرزا صاحب کے دین کو خیر باد کہہ دیں کیونکہ مرزا صاحب کہہ چکے ہیں کہ :

"میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ۔ ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے ۔ کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے" (تبلیغ رسالت ج ۷ ص۱۷)

محمد علی لاہوری کی شہادت

خلاصہ یہ کہ مرزا صاحب کی کتنی عمر جہاد کو حرام کہتے کہتے گذری؟ یہ بات لاہوری جماعت کے امیر محمد علی بتلاتے ہیں :۔

"ہمارے امام (مرزا غلام احمد) نے ایک بڑا حصہ عمر کا ۲۲ برس اس تعلیم میں گذارا ہے ۔ کہ جہاد قطعی حرام ہے" (رسالہ ریویو آف ریلیجز بابت ۱۹۰۲ء)

مندرجہ بالا عبارات کی روشنی میں یہ بات بالکل عیاں ہے کہ مرزا صاحب نے جہاد کو قطعاً حرام کر دیا ہے ۔ اور اسی تعلیم پر مرزائیوں کے سربراہ عمل کرتے چلے آئے ۔ اب معلوم نہیں کہ مرزا طاہر نے اس عقیدے سے توبہ کر لی ہے ۔ یا پھر مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ایک نئی چال چلی ہے ۔۔۔ اس لئے ہم مسلمانان عالم بالخصوص پاکستان سے درخواست کریں گے ۔ کہ وہ مرزائیوں کے خطرناک عزائم اور چالوں پر نگاہ رکھتے ہوئے اتحاد و اتفاق کی فضا پیدا کریں ۔ وما علینا الا البلاغ ۔

کراچی کی ڈائری

منظور احمد الحسینی

کراچی میں مجلس عمل کا قیام

اور نشتر پارک میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

کراچی: ۳۱ مارچ بروز ہفتہ دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی میں اکابر علماء کرام کا ایک اجلاس ہوا جس میں مختلف تجاویز سامنے آئیں ایک تجویز یہ پیش کی گئی تھی کہ کراچی ڈویژن کی سطح پر مجلس عمل کا قیام عمل میں لایا جائے۔ چنانچہ ۸۔ اپریل کو ایک ہنگامی میٹنگ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن میں بلائی گئی جس میں مجلس عمل کے علماء کی نامزدگی کی گئی اور مجلس عمل کا اجلاس ۹۔ اپریل ۸۴ء کو دفتر مجلس جامع مسجد باب الرحمت میں طلب کر لیا گیا۔ اس طرح سے کئی اجلاس اب تک منعقد ہو چکے ہیں مجلس عمل نے ۱۵۔ اپریل کے لیے کانفرنس کے انعقاد کے لیے اجازت نامہ کی درخواست ڈی سی ایسٹ کو دی ہے اور اراکین مجلس عمل نے کمشنر اور ڈی سی سے رابطہ رکھا۔ ڈی سی صاحب سے اس سلسلہ میں آخر کار بات چیت بروز بدھ ۱۱ اپریل کو شام ۴½ بجے ان کے دفتر میں ہوئی۔ اس ملاقات میں مولانا مفتی احمد الرحمٰن، مولانا محمد اسفندیار خان، جناب عبدالرحمٰن یعقوب باوا اور منظور احمد الحسینی شامل تھے۔ آخر کار طویل مذاکرات کے بعد ۱۹ اپریل کی تاریخ باہم مشورے سے متعین کر دی گئی اور اسی وقت اجازت نامہ دے دیا۔

عملی جامہ بروز جمعہ ۶ اپریل کو شہر بھر میں مجلس عمل کے جلسے شروع ہوئے، مولانا مفتی احمد الرحمٰن نے میر جامع مسجد حنفیہ میں اور عبدالرحمٰن یعقوب باوا نے جامع مسجد احسن العلوم گلشن اقبال میں قادیانیت کے عنوان پر جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا اسی رات کو جامعہ فاروقیہ میں محترم باوا صاحب، منظور احمد الحسینی، مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا بشیر احمد کشمیری اور عبدالناصر خان نے خطاب کیا۔

۱۰۔ اپریل کو اورنگی ٹاؤن بجلی نگر میں مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جلسہ عام منعقد ہوا اس کا تمام تر اہتمام مولانا محمد انور فاروقی سرپرست مجلس حلقہ اورنگی ٹاؤن نے کیا تھا۔ اس اجتماع سے مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی ولی حسن، مولانا نور الہدیٰ، مولانا گل رحمان ہزاروی، عبدالرشید انصاری، منظور احمد الحسینی، مولانا فیض اللہ آزاد، محترم باوا صاحب اور مولانا فیض محمد فیض نے خطاب کیا۔

مفتی اعظم پاکستان نے اپنے طویل خطاب کے آخر میں کہا کہ قادیانی ذمی اور معاہد نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے مسلمانوں کے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا یہ حربی کافر ہیں۔ ان کا حکم حربیوں کا ہے نیز ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا تعلقات رکھنا خرید و فروخت بیع و شرا سب قطعی حرام ہے۔

۱۲۔ اپریل بعد نماز عشاء جامع مسجد الفاروق محمود آباد نمبر ۲ میں جلسہ عام ہوا اس جلسہ کے انتظام میں مولانا قاری اللہ داد اور مولانا عبدالمجید انور پیش پیش تھے اجتماع سے مولانا محمد فاضل، مولانا قاری محمود احمد قادری، منظور احمد الحسینی اور ایک اہل حدیث عالم نے خطاب کیا۔

۱۳۔ اپریل بروز جمعہ ریاض مسجد میں مفتی اعظم مفتی ولی حسن صاحب نے اور جامع مسجد پہاڑ گنج میں محترم باوا صاحب نے جمعہ سے قبل ختم نبوت کے عنوان پر خطاب کیا اسی روز بعد نماز عشا جامعہ قاسمیہ

آدم ٹاؤن نارتھ کراچی میں تنظیم اہل سنت کے زیر اہتمام سیرت خاتم الانبیاء پر ایک کانفرنس ہوئی ۔ اس اجتماع سے مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ، مولانا اکرام الحق خیری ، مولانا منظور احمد الحسینی نے خطاب کیا اور کثیر تعداد میں علمائے کرام شریک ہوئے ۔ منتظم کانفرنس مولانا فیض محمد فیض نقشبندی نے قابل احترام علماء کرام اور معزز سامعین کا شکریہ ادا کیا ۔

۱۳ ۔ اپریل کے جمعہ میں کراچی بھر کی مساجد میں قرار دادیں پڑھی گئیں جس کا متن درج ذیل ہے ۔

۱ قادیانی کچھ عرصہ سے کھلی جارحیت پر اتر آئے ہیں ۔ وہ اسلام اور مسلمانوں کا کھلا مذاق اڑاتے ہیں ۔ انھوں نے ختم نبوت کے مبلغین اور علماء کرام کو اغواء کرنا شروع کر دیا ہے اور متعدد مقامات میں انھوں نے مسلمانوں کو زدو کوب کیا ہے قادیانیوں کی اس جارحیت سے مسلمانوں میں اشتعال پیدا ہونا لازمی ہے جس کے نتیجہ میں ۵۳ء اور ۷۴ء جیسے حالات بھی پیدا ہو سکتے ہیں ۔ جو ملک و ملت کے لیے کسی طرح مفید نہیں ہو سکتے ۔ اس لیے مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع قادیانیوں کی اس ننگی جارحیت پر گہری تشویش اور غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوئے قادیانی جارحیت کے انسداد کے لیے حکومت سے پُر زور مطالبہ کرتا ہے ۔

۲ مولانا اسلم قریشی کو سیالکوٹ میں قادیانیوں نے دن دھاڑے اغواء کیا ۔ اور ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہے کہ پولیس ان کی سراغرسانی میں ناکام رہی ۔ یہ پولیس اور قادیانیوں کی ملی بھگت کا نتیجہ ہے پولیس کے ان نااہل افسروں کو معطل کیا جائے ۔ اور قادیانی لیڈروں کو شامل تفتیش کیا جائے ۔

۳ قادیانی ۱۹۸۹ء تک پورے پاکستان کو قادیانی بنانے اور یہاں قادیانی حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں (دیکھئے ماہنامہ انصار اللہ ربوہ ۔ مارچ ۱۹۸۴ء صـ۱۲) چونکہ قادیانی ملک و وطن دونوں کے غدار ہیں اس لیے قادیانی جماعت کو خلاف قانون قرار دیا جائے ۔

۴ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات پر عمل کرتے ہوئے سزائے ارتداد کا قانون نافذ کیا جائے ۔

۵ قادیانی بڑی بے شرمی سے اسلامی اصطلاحات استعمال کرتے ہیں ان کے لیے اسلامی اصطلاحات کے استعمال پر پابندی عائد کی جائے ۔

۶ غیر مسلم قادیانی اپنی عبادت گاہوں کو "مسجد" کے نام سے یاد کرتے ہیں اور لاؤڈ اسپیکر پر آذان دیتے ہیں جس سے ناواقف مسلمانوں کو دھوکہ ہوتا ہے ۔ شعائر اسلام کا تحفظ کیا جائے اور ان کو قادیانیوں کے ہاتھوں نجس ہونے سے بچایا جائے

۷ قادیانی :۔ کلیدی عہدوں پر فائز ہونے کی وجہ سے حکومت کی پالیسیوں پر اثر انداز ہوتے ہیں اور اسلامی ملک کے راز ان قادیانیوں سے محفوظ نہیں ، عقل و دانش کا تقاضا ہے کہ ان کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے ۔

۸ قادیانیوں کے پاسپورٹ اور شناختی کارڈ میں لفظ "قادیانی" کی صراحت کی جائے تاکہ اسلامی ممالک ان کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ ہو سکیں ۔

ہفتہ ۱۴ ۔ اپریل سے مجلس عمل نے بھرپور طور پر کام کرنا شروع کر دیا ، پانچ قسم کے پوسٹر مجلس تحفظ ختم نبوت نے شائع کیے جبکہ سواد اعظم اہل سنت ، مجلس تحفظ حقوق اہل سنت ، انجمن نوجوانان اسلام ، جمعیت اشاعت التوحید و السنۃ اور دیگر تنظیموں نے اپنی طرف سے پوسٹر شائع کئے ۔ جب کہ مجلس تحفظ ختم نبوت ، سواد اعظم اہل سنت پاکستان سنی اتحاد اور مجلس تحفظ حقوق اہل سنت نے بڑے بڑے بینرز نشتر پارک اور مشہور شاہراہوں پر لگائے تھے

۱۳ اور ۱۴ اپریل کوئٹہ ختم نبوت کانفرنس میں شمولیت سے فراغت کے بعد تمام اکابر ۱۵۔ اپریل کو کراچی پہنچ گئے ان حضرات کا شاندار استقبال کیا گیا جب کہ اسی شام کو حضرت مولانا خان محمد صاحب ، مولانا عبدالمجید ندیم ، اور مولانا محمد بنوری نے مولانا شاہ احمد نورانی سے ملاقات کی ۔ دوسرے روز ۱۶ ۔ اپریل حیدر آباد کانفرنس کی روانگی کے لیے تیاریاں شروع ہو گئیں ۔ حضرت مولانا احمد میاں حمادی مع دو رفقاء کے کار سمیت کراچی پہنچ چکے تھے ۔ اس قافلے میں ان حضرات کے علاوہ حضرت الامیر مفتی مختار احمد نعیمی ، مولانا سید عبد المجید ندیم ، مولانا محمد لقمان اور مولانا محمد عابد اور مولانا منظور احمد الحسینی تھے ۔

بنوری ٹاؤن سے یہ قافلہ پہلے سیدھا دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت واقع مسجد باب الرحمت پہنچا ان حضرات نے دفتر کے کام کو سراہا اور حضرت نے دعائیں دیں۔ وہاں سے حضرت الامیر کی قیادت میں یہ آٹھ رکنی وفد شام ۴ بجے حیدرآباد کی طرف روانہ ہوا۔ جامشورو عصر کی نماز پڑھی، مغرب سے پہلے یہ وفد لطیف آباد پہنچا۔ قیام گاہ پر مغرب کی نماز پڑھی کھانا کھایا، عشاء کے فوری بعد جلسہ گاہ پہنچے۔ حیدرآباد کی تاریخ میں ایسا عظیم الشان اجتماع بہت کم دیکھنے میں آیا ہوگا اسٹیج کے چاروں طرف انسانوں کا ایک سمندر تھا جو موجیں مار رہا تھا کانفرنس انتہائی کامیاب رہی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مولانا نذیر احمد مبلغ مجلس ادا کر رہے تھے۔ جلسہ سے فراغت کے بعد مولانا محمد لقمان علی پوری، مفتی مختار احمد نعیمی اور راقم الحروف واپس کراچی پہنچے، جبکہ حضرت الامیر مولانا محمد عابد، مولانا عبدالمجید ندیم، مولانا احمد میاں حمادی نے رات وہیں قیام کیا۔

۱/۲ ۴ بجے ہوائی اڈے پر پہنچے وہاں سے راقم الحروف اور مولانا نعیمی سیدھے صدر پہنچے، صبح کی نماز میمن مسجد صدر میں پڑھی پھر مولانا شاہ احمد نورانی سے ملاقات کی، مولانا کے فرزند کی مزاج پرسی کی اور نورانی مولانا کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔ مولانا مفتی مختار احمد نعیمی سے مولانا نورانی بڑے تپاک سے ملے ۱۵ منٹ تک اس سلسلہ میں گفتگو چلتی رہی پھر علیحدگی میں پون گھنٹہ تک مزید بات چیت ہوتی رہی۔ ۷ بجے ہم ہوائی اڈہ پہنچے اور مولانا کو رخصت کیا۔ اسی روز مولانا بشیر احمد نقشبندی اور راقم الحروف نے دعوت نامے تقسیم کیے، مولانا محمد حسن حقانی سے ملاقات کی۔ انہوں نے کہا کہ اسی دن ایک عزیز کی شادی بھی ہے لیکن میں حاضر ہونے کی حتی الامکان کوشش کروں گا۔ اس طرح ہم ۴ بجے شاہ فریدالحق صاحب کے مکان پر پہنچے تاکہ ان کو دعوت نامہ دیا جائے وہاں پہنچ کر پتہ چلا کہ آپ چھ بجے آتے ہیں ہم چھ بجے دوبارہ پہنچے اور ایک گھنٹہ انتظار کرتے رہے مگر افسوس کہ ملاقات نہ ہو سکی۔ رات عشاء کے بعد باوا صاحب کی معیت میں دریا آباد جلسہ میں جانا ہوا، مولانا عبدالمجید ندیم سے پہلے میرا خطاب ہوا۔

۱۵ تاریخ کو کانفرنس کی تیاریاں اپنے عروج پر پہنچ گئیں ظہر کے بعد رضاکار (برائے مجلس عمل تحفظ ختم نبوت) دفتر ختم نبوت میں جمع ہونے جہاں مولانا قاری گل رحمان منتظم اعلیٰ نے ان کو ہدایات دیں بنوری ٹاؤن کے طلبہ نے کھمبوں پر اشتہار چسپاں کیے۔

اسی تاریخ کو بذریعہ ٹیلیفون قادیانیوں نے مجلس والوں کو بم مارنے اور قتل کرنے کی دھمکیاں دیں۔ ۱۶ کی صبح کو ساڑھے آٹھ بجے حضرت الامیر تشریف لائے۔ اور ۱۱ بجے دیگر اکابر بھی تشریف لے آئے۔ ظہر کے وقت سے ہی لوگوں کی آمد شروع ہو گئی۔ عصر کی نماز سے پہلے تقریباً دو سو رضاکاروں کی قاری صاحب نے نشتر پارک میں ریہرسل کرائی۔ مولانا احمد میاں حمادی اور قاری گل رحمٰن نے ان کو ہدایات دیں۔

عصر کی نماز پڑھتے ہی ہم نشتر پارک میں پہنچ گئے اسٹیج کافی وسیع بنایا گیا تھا جس پر بیک وقت ۵۰ علماء بیٹھ سکتے تھے۔ ۲۰ اسپیکر لگائے گئے۔ بجلی کی تین لائنیں لی گئی تھی۔ جبکہ جنریٹر کا مستقل علیحدہ انتظام تھا۔ سب سے پہلے حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کے خلیفہ مولانا محمد یحییٰ مدنی تشریف لائے آپ نے مغرب کی اذان پڑھی اور جامع مسجد ہاشمی پیر کالونی کے امام و خطیب نے نماز پڑھائی۔ نماز مغرب سے قبل مولانا محمد جمیل خان اور مولانا خالد محمود اور مولانا نذر الحسین کاپڑیا کانفرنس کا اعلان کرتے رہے جبکہ ان تینوں حضرات نے جلسہ کے اختتام تک چھوٹے مائیک کو سنبھالے رکھا اور نعرہائے تکبیر و تاج و تخت ختم نبوت لگاتے رہے اور لوگوں کو گرماتے رہے۔ مغرب کی نماز کے بعد راقم الحروف نے بطور اسٹیج سیکرٹری کے فرائض سنبھال لیے۔ لوگ قافلوں کی صورت میں نعرہ لگاتے ہوئے نشتر پارک میں داخل ہو رہے تھے۔ بیس بیس سوزوکیاں نشتر پارک کے ارد گرد چکر کاٹتے ہوئے ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگا رہی تھیں۔

قاری عبدالماجد، قاری محمد یونس، قاری سلطان الروم متعلمین جامعہ علوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن نے یکے بعد دیگرے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ تلاوت کے بعد پروفیسر محمد یامین محمدی صدر شعبۂ اسلامیات وفاقی گورنمنٹ اردو کالج کراچی و مدیر پندرہ روزہ "الارشاد جدید" کراچی ترجمان جمیت الحدیث نے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا ختم نبوت اسلامی تہذیب کی روح ہے۔ آپ آخری نبی اور آخری رسول ہیں۔ آپ کے بعد نہ کوئی نبوت ہوگی اور نہ کوئی نئی کتاب ہوگی اور نہ کوئی امت ہوگی۔ آپ قیامت تک کے لیے نبی ہیں تمام کمالات آپ کی ذات میں جمع ہیں۔

عشاء کی اذان قاری عبدالرزاق کلیمی نے جبکہ نماز پڑھانے کی سعادت فقیر کو نصیب ہوئی (الحمد للہ علی ذالک)

عشاء کی نماز کے بعد باقاعدہ کاروائی عمل میں لائی گئی تلاوت

کلام پاک عبدالرزاق کمیٹی اور قاری ضیاء الحق نے کی۔ حضرت امیر مرکزیہ کی صدارت کا اعلان کیا گیا جبکہ مولانا مفتی مختار احمد نعیمی اس اجلاس کے مہمان خصوصی تھے۔

عشاء کے بعد جس طرح نشتر پارک مجمع کا متحمل نہیں تھا اسی طرح اسٹیج پر تمام مکاتب فکر کے علاوہ کثیر تعداد میں موجود تھے۔

مذہبی اجتماعات میں یہ کراچی کا سب سے بڑا اجتماع تھا۔ کانفرنس میں ایک اندازے کے مطابق دو لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی۔ اسٹیج کے سامنے دائیں طرف بائیں طرف عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔

تلاوت کے بعد حافظ سلطان احمد نے منظوم کلام پیش کیا پھر مجلس عمل کے صدر اور مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے نائب امیر مرکزیہ مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی مولانا مفتی احمد الرحمان نے خطبہ استقبالیہ پڑھا۔ پھر علماء کرام نے یکے بعد تقریریں کیں۔ یہ کانفرنس رات گئے تین بجے تک جاری رہی۔

مہمان خصوصی مولانا مفتی مختار احمد نعیمی نے کہا کہ یہ کانفرنس ایک گروہ کی نمائندگی نہیں کر رہی اس میں تمام مکاتب فکر کے علماء جمع ہیں یہ کانفرنس، قادیانیوں کے خلاف فیصلہ کن ہے۔ مولانا نے زور دے کر کہا کہ مولانا محمد اسلم قریشی کا مسئلہ چھوٹا سا نہیں ہے بلکہ بہت بڑا مسئلہ ہے اگر صدر صاحب اس کو برآمد نہیں کر سکتے تو پھر ان کو صدارت کی کرسی چھوڑ دینی چاہیے۔ آپ حضرات کا اجتماع جس کا نشتر پارک متحمل نہیں ہے۔ وہ بتلا رہا ہے کہ آپ میں ایمان زندہ ہے، ایمان کی شاخوں میں ہریالی ہے۔ علامہ احسان الٰہی ظہیر نے کہا کہ یہ ملک خاتم النبیین ﷺ کے نام پہ بنا ہے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عزت پر ہاتھ ڈالنے والے کا حق نہیں ہے کہ وہ سر اٹھا کر جئیں جو بھی ختم نبوت سے غداری کرے گا وہ مٹ جائے گا چاہے وہ صدر ہی کیوں نہ ہوں۔

مولانا ضیاء القاسمی نے اپنی ولولہ انگیز اور پرجوش تقریر میں کہا کہ حکومت اگر علماء اور عوام کے اس سیلاب کو روکنے کی کوشش کرے گی۔ تو وہ خود اس میں بہہ جائے گی انہوں نے کہا کہ کتنے افسوس کا مقام ہے کہ قادیانیوں کی غنڈہ گردی انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ اور مسلمانوں کا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے۔ لیکن حکومت ٹس سے مس نہیں ہو رہی۔ جناب نوابزادہ بابر ایڈووکیٹ نے کہا جب تک مرض کی صحیح تشخیص نہ ہو علاج درست نہیں ہو سکتا۔ انگریزوں نے جذبۂ جہاد ختم کرنے کے لیے اپنے پالتو مرزا قادیانی کو کھڑا کیا۔ مرزا غلام احمد نے خود کہا ہے میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں۔ یہ قادیانی حضرات کلمہ اور مذہب و وطن کے غدار ہیں۔ ان کو اسلام سے سخت دشمنی ہے۔ ان کی سازش کی وجہ سے کشمیر بھی جاتا رہا افغانستان کا مسئلہ کھڑا ہوا۔ بھیڑ کی شکل میں بھیڑیے ہیں۔ قادیان میں اپنی جائیدادوں پر یہ قابض ہیں۔ اور پاکستان میں انہوں نے کافی جائیداد بنالی ہے۔ ان کا علاج یہ ہے کہ ان کے وسائل کو ختم کیا جائے۔ مولانا عبدالحکیم نے کہا کہ قادیانی اس ملک کو تسلیم نہیں کرتے تو ان کو یہاں رہنے کا حق حاصل نہیں ہے۔

مولانا احمد میاں حمادی نے کہا مسلمان نوجوانوں کے حقوق پہ قادیانیوں نے ڈاکہ ڈال رکھا ہے۔ حقوق کی جنگ جاری ہے آپ سب اس میں شریک ہو جائیں۔ افسوس کا مقام ہے جبکہ قادیانی اس ملک کے ایک فی صد بھی نہیں ہیں۔ وہ ملک کی ۳۰ فیصد کلیدی اسامیوں پر کس لئے مسلط ہیں۔ مولانا محمد لقمان نے کہا کہ ۱۹۷۳ء کا آئین فوراً بحال کیا جائے جس میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی ضمانت دی گئی ہے۔ اور قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے۔ مولانا عبدالمجید نے کہا کہ ہماری منزل کا تعین اب ہو چکا ہے۔ اور اس منزل کو پانے سے ہمیں دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی انہوں نے کہا انڈیا میں کوئی قادیانی اعلیٰ یا کلیدی عہدے پر نہیں، تو پاکستان میں قادیانیوں کے لیے کلیدی اسامیوں کی گنجائش کیوں ہے۔ سواد اعظم اہل السنۃ پاکستان کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد اسفندیار خان نے کہا کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے قادیانیوں کے بارے میں جو سفارشات دی ہیں ان پر عمل کرایا جائے۔ کانفرنس سے یکے بعد دیگر خطاب کرنے والوں میں مولانا زکریا، مولانا نورالہدیٰ، مولانا آصف قاسمی، مولانا فداالرحمان درخواستی، مولانا عبدالرزاق عزیز، مولانا نذیر احمد تونسوی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد، مولانا قاضی احسان الحق راولپنڈی، مولانا بشیر احمد شاد چشتیاں، مولانا محمد طیب کشمیری، مولانا عبدالرحمن سلفی، مولانا گل رحمان ہزاروی، مولانا اکرام الحق خیری شامل ہیں۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے جنرل سیکرٹری نے قرارداد پیش کی جو آخر میں دی جا رہی ہیں۔ جبکہ اسٹیج پر بریلوی مکتبہ فکر کراچی کے مشہور عالم

باقی صفحہ ۲۱ پر

منظور احمد الحسینی

پردہ اٹھتا ہے

عموماً قادیانی حضرات سادہ لوح انسانوں کو بہکانے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو مافوق الفطرت ایک عبقری شخصیت اور قد آور انسان دکھلا کر نبوت ایسے بلند و بالا منصب کو کھینچ تان کر بتکلف مرزا کے ناہموار جسم پر سجانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ ہم ذیل میں انہیں کی تحریروں کی روشنی میں مرزا کی شخصیت اور اس کی تعلیمات کو قارئین "ختم نبوت" کے لئے بلا تبصرہ پیش کرتے ہیں۔

کادیانی مفتی اور مرزا صاحب کا تھیٹر دیکھنا

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے امرتسر جانے کی خبر سے بعض اور احباب بھی مختلف شہروں سے وہاں آ گئے چنانچہ کپور تھلہ سے محمد خان صاحب مرحوم اور منشی ظفر احمد صاحب بہت دونوں وہاں ٹھہرے رہے۔ گرمی کا موسم تھا۔ اور منشی صاحب اور میں (مفتی کادیانی محمد صادق) ہر دو نحیف البدن اور چھوٹے قد کے آدمی ہونے کے سبب ایک ہی چارپائی پر دونوں لیٹ جاتے تھے۔ ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا جو مکان کے قریب ہی تھا۔ اور تماشہ ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا۔ صبح منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کے پاس میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات تھیٹر چلے گئے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔

(ذکر حبیب مصنفہ کادیانی مفتی محمد صادق صفحہ ۱۸)

پیر سور مار اور مرید کتے مار

ایک دفعہ قادیان میں آوارہ کتے بہت ہو گئے۔ اور ان کی وجہ سے شور و غل رہتا تھا۔ پیر سراج الحق صاحب نے بہت سے کتوں کو زہر دے کر مار ڈالا۔ اس پر بعض لڑکوں نے پیر صاحب کو چڑانے کے واسطے ان کا نام پیر کتے مار رکھ دیا۔ پیر صاحب حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد)..... کی خدمت میں شاکی ہوئے کہ لوگ مجھے کتے مار کہتے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب نے تبسم کے ساتھ فرمایا۔ کہ اس میں کیا حرج ہے۔ دیکھئے حدیث شریف میں میرا نام سور مار ہے۔

(ذکر حبیب صفحہ ۱۹۲)

مرزا صاحب غرارہ پہنا کرتے تھے

بیان کیا مجھ سے مرزا سلطان احمد صاحب نے بواسطہ مولوی رحیم بخش صاحب ایم اے کہ والد (مرزا غلام احمد) صاحب غرارہ پہنا کرتے تھے۔ مگر سفروں میں بعض اوقات تنگ پاجامہ بھی پہنتے تھے۔ (سیرت المہدی صفحہ ۲۲۳ حصہ اوّل)

میں ابن میں

(پہلے میں مرزا غلام احمد تھا پھر) "اس نے براہین احمدیہ کے تیسرے حصہ میں میرا نام مریم رکھا۔ پھر جیسا کہ براہین احمدیہ سے ظاہر ہے دو برس تک صفت مریمیت میں میں نے پرورش پائی۔ اور پردے میں نشوونما پاتا رہا۔ پھر جب اس پر دو برس گزر گئے تو جیسا کہ براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے۔ مریم کی طرح عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی۔ اور استعارہ کے رنگ میں

مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا اور آخر کئی مہینے کے بعد جو دس مہینے سے زیادہ نہیں بذریعہ اس الہام کے جو سب سے آخر میں براہین احمدیہ کے حصہ چہارم صفحہ ۵۵۶ میں درج ہے۔ مجھے مریم سے عیسٰی بنایا گیا پس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔ (کشتی نوح صفحہ ۴۹ طبع جدید ربوہ)

مرزا صاحب کو دردِ زہ

"خدا نے مجھے پہلے مریم کا خطاب دیا اور پھر نفخ روح کا الہام کیا۔ پھر بعد اس کے یہ الہام ہوا تھا۔ فاجاء ھا المخاض الی جذع النخلۃ قالت یلیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیا منسیا یعنی پھر مریم کو جو مراد اس عاجز (مرزا غلام احمد) سے ہے دردِ زہ تنہ کھجور کیطرف لے آئی (کشتی نوح صفحہ ۴۹)

مرزا کی شکل پاگلوں کی سی

"جب مولوی صاحب قادیان سے رخصت ہو کر سہارن پور کی سرزمین میں گئے۔ تو ایک خط مجھے لکھا کہ میں نے رات کو ایک خواب دیکھا ہے کہ مرزا صاحب کی شکل مجنونوں اور پاگلوں کی سی ہے۔ (تذکرۃ المہدی مولفہ پیر سراج الحق صفحہ ۰ ج ۱)

مرزا جی نے مردوں کے ساتھ زندوں کی بھی نماز جنازہ پڑھ دی

ایک دفعہ حضرت مولانا نور الدین صاحب کا صاحبزادہ فوت ہو گیا۔ اور اس کے جنازہ میں بہت احباب شریک تھے۔ حضرت اقدس (مرزا غلام احمد) صاحب ..... نے نماز جنازہ پڑھائی اور بڑی دیر لگی۔ بعد سلام کے آپ (مرزا صاحب) نے تمام مقتدیوں کیطرف منہ کر کے فرمایا کہ اس وقت ہم نے اس لڑکے کی نماز جنازہ ہی نہیں پڑھی بلکہ تم سب کی جو حاضر ہو اور ان کی جو یاد آیا۔ نماز جنازہ پڑھ دی ہے ایک شخص نے عرض کیا کہ اب ہمارے جنازہ پڑھنے کی تو ضرورت نہیں رہی۔ حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کو ایسا موقع نہ ملے تو یہی نماز کافی ہو گئی ہے۔ اس پر تمام حاضرین احباب کو بڑی خوشی ہوئی۔ اور حضرت (مرزا صاحب)..... نے جو سب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ ہم نے تم سب کی نماز جنازہ پڑھ دی ہے۔ ایسے پُرشوکت اور یقین سے بھرے ہوئے الفاظ میں یہ فرمایا کہ جس سے آپ کے الفاظ اور چہرہ سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہم سب آپ کے سامنے جنازہ ہیں۔ (تذکرۃ المہدی صفحہ ۱۱۴ ج ۱ مطبوعہ قادیان)

کم خرچ
بالانشین

دلکشا ہوٹل

ایوان تجارت روڈ۔ بولٹن مارکیٹ کراچی

صاف ستھرے ماحول اور ضروری آسائشوں کے ساتھ
تیس سال سے آپکی خدمت کر رہا ہے

کاروانِ ختم نبوت
منظور احمد الحسینی

حکومت کو قادیانی پارٹی کی پشت پناہی کی بجائے

اسے اپنی راہ سے ہٹانا چاہیئے

نگرنگر، شہرشہر، بستی بستی سے کاروانِ ختم نبوت کی جھلکیاں

تھرپارکر

مجلس تحفظ ختم نبوت تھرپارکر کا ایک عظیم الشان اجتماع مدینہ مسجد میرپور خاص میں منعقد ہوا۔ جس میں شہر کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے شرکت کی۔ صدر مجلس مدینہ مسجد کے خطیب مولانا فیض اللہ صاحب تھے۔

اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا شبیر احمد کرنالوی خطیب نورانی مسجد نے کہا کہ ایک کامل مسلمان کی یہ نشانی ہے کہ اگر وقت اور موقع آئے تو وہ عقیدہ ختم نبوت کے لئے اپنی جان بھی قربان کر دے اسلام کے نفاذ کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ قادیانی ٹولہ ہے حکومت کو ان کی پشت پناہی اور تحفظ فراہم کرنے کی بجائے ان کو اپنی راہ سے ہٹانا چاہیئے۔

مولانا حافظ محمد حیات نے اپنے خطاب میں کہا کہ حکومت اپنی مقرر کردہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی جامہ پہنانے میں شرمانا نہیں چاہیئے۔ جن میں (۱) ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرنے (۲) قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات مسجد آذان خلیفہ نبی وغیرہ کے استعمال سے قانوناً روکنے اور (۳) قادیانیوں کے خود کو مسلمان کہلانے کو جرم قرار دینے کی سفارش کی گئی ہے۔ آخر میں مجلس عمل کی قرارداد پیش کی گئی جسے اجتماع نے پرجوش انداز میں منظور کیا۔ یہ جلسہ مولانا فیض اللہ کی رقت آمیز دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

ٹنڈو آدم

جامع مسجد ٹنڈو آدم جمعہ کے اجتماع میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں مجلس عمل کے مطالبات کی پرزور تائید کی گئی ہے اور کہا گیا ہے کہ

(۱) قادیانیوں کی مسلمہ مذہبی حیثیت (کہ وہ غیر مسلم کافر ہیں) کیونکہ اظہر من الشمس اور مسلّم ہے لہٰذا کوئی بھی عدالت اس مسئلہ کو زیر بحث نہ لائے۔

(۲) قادیانی سربراہ کا کراچی میں کھلے بندوں سڑکوں پر لاؤڈ اسپیکر استعمال کرنے اور اپنی باطل تبلیغ کرنے پر حکومت کا خاموش تماشائی بننے پر مذمت کی گئی ہے۔

(۳) جامع مسجد کے عظیم اجتماع نے بلدیہ ٹنڈو آدم کے ان غیور باضمیر خوددار کونسلروں کو مبارکباد اور خراج تحسین پیش کیا جنہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور قادیانیت کی بیخ کنی کے لئے حکومت سے مطالبات کئے ہیں نیز بعض مقامی تنظیموں کو بھی مجلس عمل کے مطالبات کی تائید پر ہدیہ تبریک پیش کیا گیا۔ اسی طرح پاکستان کی تمام تنظیموں، ممبر حضرات اور تمام کونسلروں سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ مجلس عمل کے مطالبات کی تائید میں بیان دے کر اپنے محب رسول ﷺ ہونے کا ثبوت فراہم کریں۔

(۴) ۲۳ مارچ کو قادیانیوں نے "یوم قادیانیت" قرار دیا ہے، جبکہ یہ دن "یوم پاکستان" ہے۔ جس طرح مسلمانوں کی غفلت کی وجہ سے یہ ٹولہ اپنے باطل مذہب کو اسلام کے نام سے پیش کر رہا ہے اسی طرح سے کل کلاں ۲۳ مارچ "یوم پاکستان" کی جگہ "یوم قادیانیت" عام کر کے اس دن کی اصل اہمیت کو ختم کر دیں گے اور یہ پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ قرار دینے کی گہری سازش ہے۔ حکومت فوراً اس کا تدارک کرے۔

(۵) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پچھلے دنوں قادیانیوں نے ملک بھر میں دجال وکذاب مرزا غلام احمد کا یوم پیدائش (نعوذ باللہ) محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت سے منایا ہے۔ یہ

مسلمانوں اور حکومت کے لئے شرم و غیرت کا مقام ہے حکومت اس بات کا سختی سے نوٹس لے۔

خوشاب جوہر آباد

(نامہ نگار) پچھلے دنوں یہاں روڈا شہر میں پیر طریقت شیخ المشائخ حضرت مولانا خان محمد صاحب کندیاں شریف امیر مجلس مرکزیہ پاکستان تشریف لائے۔ یہاں ایک مسجد کا آپ نے سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر علماء کرام اور عوام کا عظیم اجتماع تھا۔ آخر میں حضرت نے رقت انگیز دعا کرائی۔ اسی رات کو عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں علماء کرام نے ختم نبوت اور رد قادیانیت کے عنوان پر تقریریں کیں۔ روڈہ کے مسلمان انتہائی غیرت مند ہیں۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت کے دوران مسلمانان روڈہ نے ایک قادیانی ارتدادی اڈے (مرزائی باڑہ) کو مسمار کر دیا تھا جو اب تک مسمار ہے۔

ٹھٹھہ

(نامہ نگار) ضلع ٹھٹھہ کے علماء کرام خطباء عظام آئمہ مساجد اور شہریوں کا ایک عظیم الشان اجتماع مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ دار الفیوض الہاشمیہ سجاول شہر زیر صدارت حضرت مولانا نور محمد صاحب منعقد ہوا۔ امیر مجلس ضلع ٹھٹھہ حضرت مولانا عبدالغفور صاحب نے قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور سخت تشویش کا اظہار کیا جبکہ حافظ عبدالخالق صاحب ناظم اعلیٰ مجلس ضلع ٹھٹھہ نے قراردادیں پیش کیں جو اجلاس کے تمام شرکاء نے بالاتفاق منظور کیں۔

(۱) یہ اجلاس مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مطالبات کی مکمل تائید کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ مجلس عمل کے تمام مطالبات بلا تاخیر منظور کرے۔

(۲) قادیانیوں کی طرح ذکریوں کو بھی غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور تربت میں واقع کوہ مراد کے مصنوعی حج پر مکمل پابندی عائد کی جائے نیز بہائیوں کی بھی کڑی نگرانی کی جائے کیونکہ وہ بلوچستان میں جمع ہو رہے ہیں۔

(۳) یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ قادیانیوں کو کلیدی اسامیوں سے ہٹایا جائے۔ ان کے لٹریچر پر پابندی عائد کی جائے۔ تمام پریس کو ضبط کیا جائے۔ مولانا اسلم قریشی کی بازیابی کے سلسلے میں مرزا کو گرفتار کر کے شامل تفتیش کیا جائے۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کا قیام

بہاولپور۔ مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولپور کے ممتاز رہنما الحاج سیف الرحمان صاحب نے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور رہنماؤں کا اجلاس طلب کیا۔ جس میں مرزائیوں کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں کا انسداد، مولانا اسلم قریشی کی طویل گمشدگی کے متعلق مرکزی "مجلس عمل" کے فیصلوں (بہاولپور) کی سطح پر عملی جامہ پہنانے کے لئے مجلس عمل کی تشکیل عمل میں لائی گئی۔

اجلاس کی صدارت بہاولپور کے ممتاز عالم دین مولانا غلام مصطفیٰ صاحب نے کی جس میں تمام مکاتب فکر کے بیسیوں کارکنوں نے شرکت کی۔

اجلاس کی کارروائی قاری کفایت اللہ قاسمی خطیب جامع مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ تلاوت کے بعد مولانا محمد اسماعیل مبلغ مجلس نے اجلاس کی غرض و غایت "تحریک ختم نبوت ماضی و حال کے آئینہ میں" اور مولانا محمد اسلم قریشی کے اغواء سے پیدا شدہ حالات اور مرکزی مجلس عمل کا قیام، ۱۷ فروری کو سیالکوٹ میں ختم نبوت کانفرنس کے حالات سے آگاہ کیا۔ اور مختلف مکاتب فکر کے نمائندہ علماء کرام اور رہنماؤں سے اظہار خیال کرنے کی درخواست کی چنانچہ بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین مولانا عبدالحکیم، جماعت اسلامی بہاولپور کے امیر جناب اسلوب احمد خان، روزنامہ سیادت بہاولپور کے چیف ایڈیٹر جناب گلزار احمد نسیم، روزنامہ امروز کے نمائندہ برائے بہاولپور جناب مجید گل، جمعیت اہل حدیث بہاولپور کے رہنما منشی عبدالحق۔ مجلس تحفظ حقوق اہل سنت بہاولپور کے صدر مولانا محمد یوسف انجمن تاجران چوک بازار کے صدر شیخ محمد اقبال۔ جماعت اہل سنت ضلع بہاولپور کے جنرل سیکرٹری جناب سراج بدر، وکلاء کی طرف سے جناب عبداللہ قریشی ایڈووکیٹ جنرل سیکرٹری نظام العلماء ضلع بہاولپور اور مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن الحاج سیف الرحمان نے اپنی اپنی جماعتوں کی طرف سے مجلس عمل کے قیام پر مسرت کا اظہار کیا اور مرکزی مجلس عمل کو مکمل تعاون کا یقین دلایا

بعد ازاں مقامی مجلس عمل کی تشکیل ہوئی جس میں مندرجہ ذیل عہدیداروں کا چناؤ عمل میں لایا گیا۔ کنوینر۔ مولانا غلام مصطفےٰ۔ سیکرٹری مولانا عبدالحکیم، رابطہ سیکرٹری محمد اسماعیل شجاع آبادی ایڈ ہاک کمیٹی مولانا محمد یوسف۔ مجلس تحفظ حقوق اہل سنت الحاج سیف الرحمان مجلس تحفظ ختم نبوت، محمد عبداللہ قریشی نظام العلماء پاکستان، اسلوب احمد خان جماعت اسلامی۔ منشی عبدالحق جمعیت اہل حدیث، شیخ محمد یٰسین قریشی۔ شیخ محمد اقبال انجمن تاجران، گلزار احمد نسیم عبدالمجید گل۔ نذیر ناز صاحب برادری اور شیعہ مولانا نادر حسین منصور اور جناب سراج ہر جماعت اہل سنت کو اپنی اپنی جماعتوں کا نمائندہ چناگیا۔

مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

(۱) قادیانیوں کے بارہ میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے جن میں (۱) ارتداد کی شرعی سزا نافذ کرنے (۲) قادیانیوں کو اسلامی اصطلاحات مسجد، آذان، خلیفہ، نبی، رضی اللہ عنہ وغیرہ کے استعمال سے قانوناً روکنے اور (۳) قادیانیوں کے خود کو مسلمان کہلانے کو جرم قرار دینے کی سفارش کی گئی ہے۔

(۲) سول اور فوج کے تمام کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو الگ کیا جائے اور کلیدی اسامیوں پر غیر مسلموں کے فائز ہونے کی قانوناً روک تھام کی جائے۔

(۳) مولانا اسلم قریشی کو جلد از جلد بازیاب کیا جائے اور ان کے اغواء کے کیس میں مرزا طاہر کو شامل تفتیش کیا جائے۔

(۴) شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ کا اضافہ کیا جائے اور قادیانیوں کو غیر مسلم کے طور پر درج کیا جائے۔

(۵) قادیانیوں کی مسلح تنظیموں پر مکمل پابندی عائد کی جائے اور تمام اسلحہ ضبط کیا جائے۔

(۶) تازہ ترین اطلاعات کے مطابق مرزائی چک نمبر ۲۳ DNB احمد پور شرقیہ میں مسجد کے نام سے ارتداد کا اڈہ قائم کر رہے ہیں یہ اجلاس انتظامیہ سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ مرزائی ٹولہ کی اس جارحانہ اور اشتعال انگیز کارروائی کا سختی سے نوٹس لیا جائے اور اس مسجد ضرار پر پابندی عائد کی جائے۔ بصورت دیگر مسلمانان بہاولپور اس نام نہاد مسجد کے ساتھ "مسجد ضرار" کا سا سلوک کریں گے۔

اجلاس مولانا غلام مصطفےٰ صاحب کنوینر مجلس عمل کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

اٹک

مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک کے امیر مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی، ضلعی ناظم اعلیٰ شیخ عابد حسین صدیقی سالار اعلیٰ مرزا عبدالعزیز اور دیگر ارکان نے ایک اخباری بیان میں کہا ہے کہ اگر حکومت نے مجلس عمل کے مطالبات ۳۰ اپریل تک تسلیم نہ کئے تو راست اقدام کیا جائے گا۔ انہوں نے مجلس عمل کے مطالبات کا اعادہ کرتے ہوئے کہا کہ مرزائیوں کے بارے میں اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو قانون کی شکل دی جائے۔ ان کو اسلام کے نام پر تبلیغ کرنے سے روکا جائے۔ انہیں کلیدی عہدوں سے ہٹایا جائے۔ مرزائیوں کی مسلح تنظیموں پر پابندی عائد کی جائے۔ اسلم قریشی کیس میں مرزا طاہر احمد کو شامل تفتیش کیا جائے۔ انہوں نے بتایا کہ مجلس عمل پورے پاکستان میں کانفرنسیں منعقد کرے گی اور ۲۰ اپریل بروز جمعہ راولپنڈی میں کل پاکستان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوگی۔

جھنگ میں مجلس عمل کا قیام

جھنگ۔ پچھلے دنوں مرکزی مجلس عمل کے حکم سے جھنگ میں ضلعی سطح پر مجلس عمل کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اجلاس میں شریک علماء کرام نے مندرجہ ذیل حضرات پر مشتمل مجلس عمل جھنگ کی کمیٹی تشکیل دی۔ بریلوی مکتب فکر سے مولانا محمد انور رحیم، مولانا محمد صدیق مولانا محمد مجیب قادری۔ اہل حدیث حضرات سے مولانا عبدالعلیم یزدانی۔ مولانا بہادر علی سیف۔ مولانا نظام الدین اور دیوبند مکتب فکر سے مولانا سید غلام مصطفےٰ شاہ۔ مولانا حق نواز، مولانا غلام حسین۔

سرگودھا میں قادیانیوں کا تعاقب

حکومت ارتداد کی تبلیغ پر فوراً پابندی لگائے

مولانا خدابخش خطیب ربوہ

سرگودھا سے آمدہ اطلاعات کے مطابق سرگودھا شہر اور ضلع میں مختلف مقامات پر قادیانیوں نے ارتداد کی تبلیغ شروع کی ہوئی ہے حتیٰ کہ گذشتہ ہفتہ ایک نوجوان کو مرزائی ربوہ لائے اور اسے قادیانیت کی تبلیغ کی۔ اس پر شہر کے تمام علماء نے احتجاج کیا اور مختلف مساجد میں قراردادیں پاس کرائیں اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ اس نوجوان کو برآمد کیا جائے اس کے بعد وہ لڑکا ربوہ سے واپس کیا گیا

اس پر شہر کی عوام مشتعل تھی۔ سرگودہا سے کچھ نوجوان ربوہ مسجد محمدیہ کے خطیب مولانا خدا بخش صاحب کے پاس آئے اور مولانا سرگودہا پہنچے اور مختلف مساجد میں تقاریریں اور درس دیئے اور قادیانیوں کا تعاقب کیا۔

جامع مسجد ۲۳ بلاک۔ جامع مسجد بلاک نمبر ۱۶۔ بلاک نمبر ۱۴ غلہ منڈی۔ جامع مسجد لکڑ منڈی۔ فاطمہ مسجد، جامع مسجد سیٹلائٹ ٹاؤن۔ صدیقیہ مسجد اور شہر کی دوسری اہم مساجد میں مسئلہ ختم نبوت حیات مسیح۔ کذب مرزا کے عنوانات تقاریریں کیں اور مرزائیوں کو للکارا اور مرزا کی جھوٹی نبوت کی دھجیاں اڑائیں مرزائیوں کو چیلنج کیا کہ اگر ہمت ہے تو ہمارے مقابلہ میں آؤ اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ مرزائیوں کی تبلیغ پر پابندی لگائی جائے اور ان کے لٹریچر کو ضبط کیا جائے اور اسلامی اصطلاحات کے استعمال سے بھی روکا جائے اور ارتداد کی شرعی سزا کو نافذ کیا جائے۔ مولانا نے عوام سے اپیل کی کہ مجلس ختم نبوت سے تعاون کرو تاکہ مجلس پوری قوت کے ساتھ فتنہ ارتداد کا مقابلہ کر سکے عوام نے یقین دلایا کہ مرکزی رہنما جو بھی حکم کریں گے ہم اس کی تعمیل کے لئے تیار ہیں۔

بقیہ :۔ کراچی کی ڈائری

مولانا عظمت علی شاہ ہمدانی مہتمم قمر الاسلام، مولانا غلام یٰسین مولانا فیض محمد فیض نقشبندی، الحاج لال حسین امیر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی، مولانا البشیر احمد نقشبندی، مولانا محمد جمیل خان، مولانا قاری اللہ داد، مولانا عبدالمجید، مولانا محمد یحییٰ مدنی، مولانا قاری عبدالمنعم، مولانا قاری محمد امین، مولانا محمد انور فاروقی، مولانا محمد حسین کاپڑیا، مولانا نور الہدیٰ، مولانا حسین کاپڑیا، مولانا غلام رسول مولانا حبیب اللہ کھدّہ، مولانا خالد محمود، مولانا جمال اللہ مبلغ مجلس سندھ، قاضی حبیب بیگ، مولانا عرفان قادری ٹنڈو آدم کا قاری عبدالخالق، مفتی نظام الدین اور دیگر کثیر تعداد میں علماء کرام عمائدین شہر نے شرکت کی۔

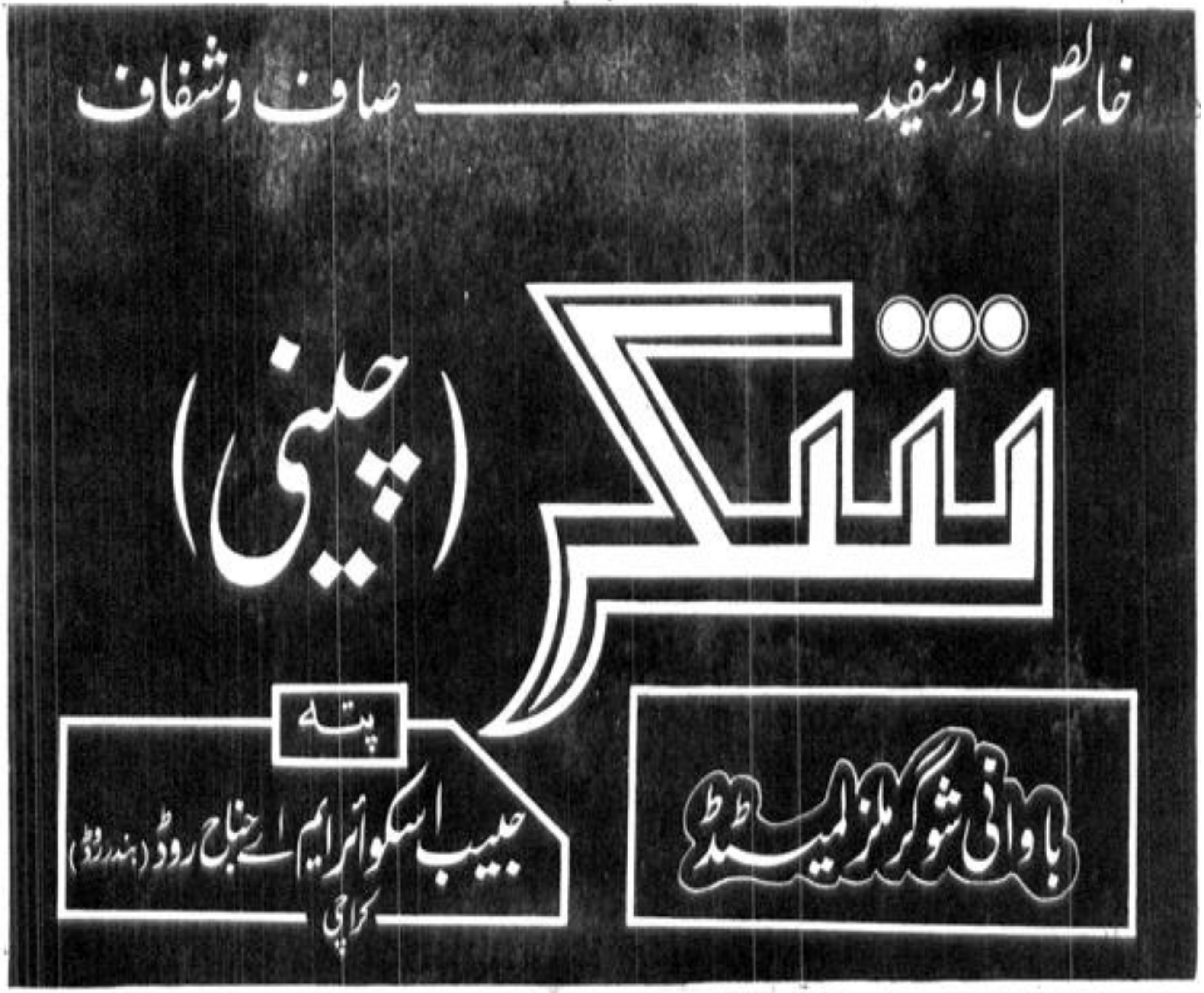

ترجمہ: اظہار الحق ایڈووکیٹ

مرزائی اسلام کو اپنا مذہب ظاہر نہیں کر سکتے

۱۹۷۳ء کے آئین کی روشنی میں جناب گل محمد خاں (جج لاہور ہائیکورٹ) کا فیصلہ

بعدالت عالیہ ــــ لاہور ــــ نفیس احمد وغیرہ ــــ پنجاب یونیورسٹی

بنام

حاضر جسٹس لطیف احمد ایڈووکیٹ

(۱) سائیلان نے جب اپنے نام نہ تو بی فارم میں کلاس کے داخلہ کے لئے مسئول علیہ (پنجاب یونیورسٹی) کی تیار کردہ فہرست مجریہ ۱۲ نومبر ۱۹۸۱ء ، نہ ہی فہرست انتظار میں موجود پائے تو انہوں نے اپنے داخلہ کی درخواست کے اخراج کے خلاف یہ رٹ درخواست دائر کی۔

(۲) ان کی طرف سے یہ موقف اختیار کیا گیا کہ چونکہ انہوں نے بعض داخل کردہ طلباء سے زیادہ نمبر حاصل کئے ہیں۔ اور چونکہ یہ قابلیت کا کھلا مقابلہ تھا۔ لہٰذا یونیورسٹی کو اس بات کا اختیار نہ تھا کہ ان کی درخواست داخلہ صرف اس بناء پر مسترد کر دی جائے کہ انہوں نے کالم نمبر ۶ جو مذہب کے لئے مختص ہے اس میں اسلام کے ساتھ لفظ "احمدی" لکھا ہے۔

(۳) واضح ہے درخواست داخلہ کا کالم نمبر ۶ طلباء سے ان کے مذہب کا استفسار کرتا ہے۔ واضح طور پر سائلان نے اپنا مذہب اسلام لکھا ہے۔ اور بریکٹ میں لفظ احمدی لکھا ہے مجلس داخلہ نے درخواست داخلہ مسترد کرنے کی یہ وجہ لکھی ہے کہ سائلان نے اپنے مذہب کے بارے میں غلط بیانی کی ہے۔ انٹرویو کے دوران انہیں اس اندراج کو درست کرنے کے لئے کہا گیا۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا یہ وجہ تھی جو ان کے فارم داخلہ مسترد کئے گئے۔

(۴) فاضل وکیل نے آئین کی دفعہ ۲۰ دفعہ ۴ اور عبوری آئین کے حکم پر انحصار کرتے ہوئے یہ موقف اختیار کیا ہے۔ کہ مسئول علیہ سائیلان کو مذہب کے خانے میں "غیر مسلم" لکھنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ خاص طور پر چونکہ "احمدی" کا لفظ لکھ کر انہوں نے اپنی پوزیشن واضح کر دی ہوئی ہے انہوں نے آنسہ رفعت پروین بنام سلیکشن کمیٹی وغیرہ (پی ایل ڈی ۱۹۸۰ء کوئٹہ صفحہ ۱۰) عبدالرحمٰن جسٹس بنام سید امیر علی (پی ایل ڈی ۱۹۷۹ء لاہور صفحہ ۱) کے مقدمہ جات اور آئین کی دفعہ ۲۰ (۳) (ب) پر انحصار کیا ہے

(۵) عبوری آئینی حکم کی دفعہ کے مطابق آئین کی دفعات ۲۰ اور ۲۲ کو نہیں اپنایا گیا۔ لہٰذا مندرجہ بالا موقف میں کوئی قوت نہیں ہے۔ مزید برآں یہ بھی عیاں ہے۔ کہ عبوری آئینی حکم مجریہ ۱۹۸۱ء میں صاف طور پر لکھا ہے۔ کہ "احمدی" غیر مسلم ہیں۔ سائیلان نے مذہب کے کالم میں اسلام لکھ کر آئینی دفعات کی صریح خلاف ورزی کی ہے۔ انہیں اپنے جواب کی تصحیح کا ایک موقع دیا گیا مگر ان کے انکار نے ان کے خلاف مزید جواز پیدا کیا۔ اگر یونیورسٹی ان حالات میں خاموش رہتی تو آئین کی خلاف ورزی میں حصہ دار بنتی سائلان کے اپنے کردار نے یونیورسٹی کو یہ اختیار دیا کہ ایسی درخواست مسترد کر دی جائے۔ جو بادی النظر میں آئین کی خلاف ورزی کر رہی تھی۔ سائلان کی اس کارروائی سے ڈسپلن کی خلاف ورزی بھی ہوئی۔ اسی طرح سائیلان کے اپنے کردار کی بناء پر بھی میں یونیورسٹی کے حکم میں تبدیلی کو قرین انصاف نہیں گردانتا۔

(۶) بعدازاں فاضل وکیل نے یہ موقف بھی اختیار کیا کہ مذہب کے بارے میں معلومات حاصل کرنا صریحاً غیر مناسب ہے۔ چونکہ یہ قابلیت کا کھلا مقابلہ ہے اور داخلہ کی کارروائی پر اس کا چنداں

اثر نہیں ہوتا۔ ان کے مطابق درخواست فارم کے آخر میں "منسلک" "عمومی ہدایات" کے پیرہ نمبر ۶ کی رُو سے مذہب کو زیر بحث ہی نہیں لایا جا سکتا۔

(۷) یہ ضروری نہیں کہ مذہب کے بارے میں استفسار کے پس پردہ عقلی وجوہ پر بحث ہو۔ یقیناً کوئی معقول مقصد موجود ہے۔ بہر حال سائلان سے مذہب کے بارے میں استفسار کیا گیا اور آئین کے مطابق جواب دینا ان پر لازم تھا۔ انہیں امید نہیں کرنی چاہیئے کہ حکام ان کے غیر آئینی جوابات میں ان کے ہاتھ بٹائیں گے۔ مزید بر آں انہیں داخلے سے انکار اس لئے نہیں کیا گیا کہ وہ کسی مخصوص فرقہ یا مذاہب سے متعلق ہیں درأصل ان کے فارم درخواست اس بناء پر مسترد کئے کہ انہوں نے ایک غیر آئینی مؤقف اختیار کیا۔

(۸) بر آں بریں عدالت ہٰذا اسے معاف نہیں کر سکتی کہ سائلان نے یونیورسٹی اور عدالت کو ایک ایسے نازک مسئلے میں ملوث کرنے کی سعی کی۔ ان پر لازم ہے کہ جب تک یہ شق موجود ہے۔ وہ آئین کے مطابق عمل کریں۔ مندرجہ بالا امور کی روشنی میں مجھے اس رٹ درخواست میں کوئی خوبی معلوم نہیں ہوئی لہٰذا اسے فوری طور پر خارج کیا جاتا ہے۔

دستخط

مسٹر جسٹس گل محمد خان، جج لاہور ہائیکورٹ۔

بقیہ :۔ ابتدائیہ

اقتدار کے لیئے بال و پر پیدا کر رہے ہیں۔ ان کا مقصد مسلمانوں کی شکلیں بنا کر مسلمان ملکوں میں استعماری قوتوں کے لیئے جاسوسی کرنا ہے۔ اور اپنے سیاسی اقتصادی حقوق اور مفادات کا تحفظ کرنا ہے اور بس

عیسائی یا دوسرے غیر مسلم اسلامی خوبیوں یا اچھائیوں کو اپناتے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو غیر مسلم کہتے ہوئے اپناتے ہیں اصل نکتہ یہ نہیں کہ کسی غیر مسلم کو اسلام کی اچھی باتیں اپنانے کی اجازت ہے یا نہیں بلکہ کفر اختیار کرنے کے بعد اپنے آپ کو دھوکہ دہی سے مسلمان کہلانا یہ اصل مسئلہ ہے جس کا قادیانی ارتکاب کر رہے ہیں جبکہ قرآن اجازت دیتا ہے نہ سنت نبویہ اجماع امت نہ عقل صحیح

باقی قادیانیوں کا یہ کہنا کہ ہم مسلمانوں جیسے عقائد رکھتے ہیں۔ دجل اور فریب ہے تمام مسلمان اس امر کو بخوبی جانتے ہیں۔

منظور احمد الحسینی

WEEKLY **Khatme-Nubbuwat** KARACHI
Registered S. No. 3220

اک حرفِ ناصحانہؔ

عارفؔ صحرائی

افکار کی ضلالت اعمال سے عیاں ہے
ہے پاس دیں نہ ایماں انداز ناصحانہ

عنوان دلکشی کے اندر بھری غلاظت
گر اس کو دیں کہیے پھر کیا ہے کافرانہ؟

انگریز کی غلامی جو جزو دیں ٹھہری
یومِ حساب تو پھر اک بن گیا فسانہ

کردار سے حیا اور دیں سے جہاد غائب
بزدل ہمیشہ چلتے ہیں چال شاطرانہ

"نطفہ ہوں میں خدا کا" کہتا نبیؐ ہے ان کا
اقوال ان کے دیکھیں کیسے ہیں "عارفانہ"

گستاخ ہیں نبیؐ کے اصحاب کے بھی دشمن
اعمال ان کے جتنے سارے ہیں کافرانہ

"آنکھوں میں دھول جھونکو" منشور ہے یہ ان کا
انداز دلبری کے کرتوت سارقانہ

اللہ پہ جھوٹ باندھیں ایمان کو بھی لوٹیں
کیسے عجیب مصلح دکھائے ہے زمانہ

ؔ گذشتہ دنوں اس عنوان سے قادیانی جماعت نے ایک اشتعال انگیز پمفلٹ وسیع پیمانے پر تقسیم کیا تھا تذکرہ صفحہ نمبر ۳۷۷